الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے۔ شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور اس میں وہ ہاتھ اٹھائے، عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ثابت ہے، جیسا کہ بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی اور اسے صحیح کہا ہے.

(سنن بیہقی (210/2).

اور دعا کے لیے سینہ کے برابر ہاتھ اٹھائے اس سے زیادہ نہیں، کیونکہ یہ دعا ابتہال یعنی مباہلہ والی نہیں کہ انسان اس میں ہاتھ اٹھانے میں مبالغہ سے کام لے، بلکہ یہ تو رغبت کی دعا ہے، اور وہ اپنے ہاتھوں کو اس طرح پھیلائے کہ اس کی ہتھیلیاں آسمان کی جانب ہوں...

اور اہل علم کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو ملا کر رکھے جس طرح کہ کوئی شخص دوسرے سے کچھ دینے کا کہہ رہا ہو.

2: قنوت نازلہ کی طرح قنوت الوتر کو بھی جہری وتر کی نماز جہری ہونے کی وجہ سے جہرا پڑھا جائے گا۔

3: اگر ہاں تو پھر کیا دعائے قنوت کے لیے جو واحد کے صیغے استعمال کیے گئے ہیں، ان کو جمع میں بدلا جا سکتا ہے؟

بعض اہل علم واحد کے صیغہ کی جمع کے صیغہ کے ساتھ تبدیلی کے قائل ہیں جبکہ بعض دوسرے قائل نہیں ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہنا یہ ہے کہ اگر تو مقتدی نے امام کی دعا پر آمین کہنا ہو تو پھر امام جمع کو صیغہ استعمال کرے۔ اور اگر سری دعا ہو تو پھر امام واحد کا صیغہ استعمال کرے جیسا کہ احادیث میں استعمال ہوا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ

محدث فتویٰ کمیٹی